فرمان امام زمانہ (عج)

<"xml encoding="UTF-8?>

فرمانِ امام زمانہ (عج)

1۔زمین پر خدا کی حجت:

قال الامام المهدي و عجّل اللّه تعالى فرجه الشّريف: الَّذی یَجِبُ عَلَیْکُمْ وَ لَکُمْ أنْ تَقُولُوا: إنّا قُدْوَةٌ وَ أئِمَّةٌ وَ خُلَفاءُ اللّهِ فی أرْضِهِ، وَ اُمَناؤُهُ عَلی خَلْقِهِ، وَ حُجَجُهُ فی بِلادِهِ، نَعْرِفُ الْحَلالَ وَالْحَرامَ، وَ نَعْرِفُ تَأویلَ الْکِتابِ وَ فَصْلَ الْخِطاب۔ (1)

ترجمہ : امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا: تم پر واجب ہے اور تمہارے حق میں بہتر ہے کہ اس حقیقت کے قائل ہوجاؤ کہ ہم اہل بیت قائد و رہبر اور تمام امور کی اساس و محور ہیں، اور روئے زمین پر خلفاء اللہ، خدا کی مخلوقات پر اس کے امین اور شہروں اور قریوں میں اس کی حجت ہیں، ہم حلال و حرام کو جانتے اور سمجھتے ہیں اور قرآن مجید کی تفسیر و تأویل کی معرفت رکھتے ہیں۔

2۔خاتم الاوصیاء کے صدقے میں بلائیں ٹل جاتی ہیں:

قالَ علیه السلام : أنَا خاتَمُ الْأَوْصِیاءِ، بی یَدْفَعُ الْبَلاءُ عَنْ أهْلی وَشیعَتی۔(2)

فرمایا: میں نبی اکرمؐ کا آخرین وصی اور خاتم الاوصیاء ہوں اور میرے صدقے میری اہل اور میرے شیعوں سے بلائیں اور آفات ٹل جاتی ہیں۔

3۔زمانہ غیبت کے حاکم:

قالَ علیه السلام : أمَّا الْحَوادِثُ الْواقِعَةُ فَارْجِعُوا فیها إلی رُواةِ حَدیثِنا (أحادیثِنا)، فَإنَّهُمْ حُجَّتي عَلَیْکُمْ وَ أنَا حُجَّةُ اللّهِ عَلَیْهِمْ(3)

فرمایا: [سیاسی، عبادی، اقتصادی، فوجی، ثقافتی، سماجی امور میں] پیش آنے والے حوادث و واقعات میں ہماری حدیثوں کے راویوں یعنی فقہاء کی طرف رجوع کرو، وہ زمانہ غیبت میں تمہارے اوپر ہماری حجت ہیں اور میں ان کے اوپر خدا کی حجت ہوں۔

4۔دور ہوجاؤگے تو امام کو کوئی نقصان نہ ہوگا:

قالَ علیه السلام : الحَقُّ مَعَنا، فَلَنْ یُوحِشَنا مَنْ قَعَدَعَنّا، وَ نَحْنُ صَنائِعُ رَبِّنا، وَ الْخَلْقُ بَعْدُ صَنائِعِنا(4)

فرمایا: حق ہم اہل بیت رسول اللہؐ کے ہمراہ ہے پس ہم سے کسی کی کنارہ کشی ہمیں وحشت زدہ نہیں کرتی

کیونکہ ہم خداوند متعال کے تربیت یافتہ ہیں اور دیگر مخلوقات ہمارے ہاتھوں میں پلی ہیں۔

5۔بہشت میں صاحب فرزند ہونا:

قالَ علیه السلام : إنَّ الْجَنَّةَ لا حَمْلَ فیها لِلنِّساءِ وَ لا وِلادَة، فَإذا اشْتَهی مُؤْمِنٌ وَلَدا خَلَقَهُ اللّهُ عَزَّوَجَلَّ بِغَیرِ حَمْلٍ وَ لا وِلادَةٍ عَلَی الصُّورَةِ الَّتی یُریدُ کَما خَلَقَ آدَمَ علیه السلام عِبْرَةً(5)

فرمایا: بے شک جنت میں عورتوں کے لئے حمل اور زچگی نہیں ہے؛ پس اگر کوئی مؤمن اولاد کی تمنا کرے تو خداوند متعال بغیر حمل و ولادت کے اس کو اس کا پسندیدہ بچہ عنایت فرمائے گا بالکل اسی صورت میں جس صورت میں اس نے ارادہ کیا تھا، جس طرح آدم علیہ السلام کو خلق کیا تا کہ ہم سبق حاصل کریں۔

6۔ولی اللہ کے ساتھ بحث و جدل بالکل نہیں:

قالَ علیه السلام : لا یُنازِعُنا مَوْضِعَهُ إلاّ ظالِمٌ آثِمٌ، وَ لا یَدَّعیهِ إلاّجاحِدٌ کافِرٌ۔(6)

فرمایا: کوئی بھی ہمارے ساتھ ولایت و امامت کے مرتبے کے اوپر بحث و نزاع نہیں کرتا مگر وہ شخص جو ظالم اور گنہگار ہو ،اسی طرح کوئی ولایت و امامت کا دعوی نہیں کرتا سوائے اس شخص کے جو منکر اور کافر ہو۔

7۔حق صرف اہل بیت کے پاس ہے اور بس:

قالَ علیه السلام : إنَّ الْحَقَّ مَعَنا وَ فینا، لا یَقُولُ ذلِكَ سِوانا إلاّ کَذّابٌ مُفْتَرٍ، وَ لا یَدَّعیهِ غَیْرُنا إلاّ ضالٌّ غَویّ۔(7)

فرمایا: حق و حقیقت – تمام امور اور تمام حالات میں – ہمارے پاس اور ہم اہل بیت کے درمیان ہے اور اگر یہ بات ہمارے سوا کسی اور نے کہی تو وہ جھوٹا اور اہل افتراء ہے اور ہمارے سوا صرف گمراہ لوگ یہ دعوی کرتے ہیں۔

8۔حق و حقیقت کے لئے کمال ہے:

قالَ علیه السلام : أبَی اللّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْحَقِّ إلاّ إتْماما وَ لِلْباطِلِ إ لاّزُهُوقا۔(8)

فرمایا: بے شک خداوند متعال حق کو بہر صورت کامل کردیتا ہے اور باطل کو بہر صورت نابود اور مضمحل کردیتا ہے۔

9۔امام زمان کے کندھوں پر کسی طاغوت کی بیعت نہیں ہے:

قالَ علیه السلام : إنَّهُ لَمْ یَکُنْ لاِ حَدٍ مِنْ آبائی إلاّ وَ قَدْ وَقَعَتْ فی عُنُقِه بَیْعَةٌ لِطاغُوتِ زَمانِهِ، و إنّی أخْرُجُ حینَ أخْرُجُ وَ لا بَیْعَةَ لاِ حَدٍ مِنَ الطَّواغیتِ فی عُنُقی۔ (9)

فرمایا: بے شک میرے آباء و اجداد (ائمہ طاہرین علیہم السلام) کے ذمے ان کے زمانوں کے طاغوتوں کی بیعت تھی مگر میں ایسی حالت میں ظہور کروں گا کہ کسی بھی طاغوت کی بیعت میرے ذمے نہ ہوگی۔

10۔ امام زمان علیہ السلام اور عدل کا قیام:

قالَ علیه السلام : أنَا الَّذی أخْرُجُ بِهذَا السَیْفِ فَأمْلأ الاَرْضَ عَدْلا وَ قِسْطا کَما مُلِئَتْ ظُلْما وَ جَوْرا۔ (10)

فرمایا: میں وہی ہوں جو یہی تلوار (ذوالفقار) اٹھا کر ظہور کروں گا اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھردوں گا جس طرح کہ یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

11۔ اپنے امور امام کے سپرد کرو:

قالَ علیه السلام : اِتَّقُوا اللّهَ وَ سَلِّمُوا لَنا، وَ رُدُّوا الاْ مْرَ إلَیْنا، فَعَلَیْنا الاْ صْدارُ کَما کانَ مِنَّا الاْیرادُ، وَ لا تَحاوَلُوا کَشْفَ ما غُطِّیَ عَنْکُمْ۔(11)

فرمایا: خدا سے ڈرو اور ہمارے سامنے سر تسلیم خم کرو اور اپنے امور ہمارے سپرد کردو کیونکہ یہ ہمارا فریضہ ہے کہ تمہیں بے نیاز اور سیراب کردیں جیسا کہ یہ ہماری ہی ذمہ داری ہے کہ تمہیں معرفت کے چشموں میں

داخل کردیں اور ان چیزوں کو کشف کرنے کی کوشش نہ کرو جو تم سے چھپائی گئی ہیں۔

12۔ خمس و زکات محض اموال کی تطہیر کے لئے:

قالَ علیه السلام : أمّا أمْوالُکُمْ فَلا نَقْبَلُها إلاّ لِتُطَهِّرُوا، فَمَنْ شاءَ فَلْیَصِلْ، وَ مَنْ شاءَ فَلْیَقْطَعْ۔ (12)

فرمایا: تمہارے اموال – خمس و زکات – ہم اس لئے قبول کرتے ہیں کہ تمہاری زندگی اور تمہارا مال پاک و طاہر ہوجائے پس جو چاہے متصل ہوجائے اور جو چاہے منقطع ہوجائے (پس جو چاہے ادا کرے اور جو چاہے ادا نہ کرے)۔

13۔امام مؤمنین کے احوال سے آگاہ ہیں:

قالَ علیه السلام : إنّا نُحیطُ عِلْما بِأنْبائِکُمْ، وَ لا یَعْزُبُ عَنّا شَیْی ءٌ مِنْ أخْبارِکُمْ. (13)

فرمایا: ہم تمہاری احوال و اخبار پر احاطہ رکھتے ہیں اور تمہاری کوئی بات ہم سی مخفی نہیں ہے۔

14۔ حاجت طلب کرنے کا وقت اور کیفیت:

قالَ علیه السلام : مَنْ کانَتْ لَهُ إلَی اللّهِ حاجَةٌ فَلْ یَغْتَسِلْ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ نِصْفِ اللَّیْلِ وَ یَأتِ مُصَلاّهُ۔ (14)

فرمایا: جو شخص خدا کی بارگاہ سے حاجت مانگنا چاہتا ہے پس وہ شب جمعہ نصف شب کے بعد غسل کرکے راز و نیاز و مناجات کے لئے اپنی جائے نماز پر قرار پائے۔

15۔مؤمنین کی ایک دوسرے کے لئے طلب مغفرت:

قالَ علیه السلام : یَابْنَ الْمَهْزِیارِ! لَوْلاَ اسْتِغْفارُ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ، لَهَلَکَ مَنْ عَلَیْها، إلاّ خَواصَّ الشّیعَةِ الَّتی تَشْبَهُ أقْوالُهُمْ أفْعالَهُمْ۔ (15)

فرمایا: اگر تم میں سے بعض کی بعض دوسروں کے لئے طلب بخشش و مغفرت نہ ہوتی، روئے زمین پر موجود سارے انسان ہلاک ہوجاتے سوائے ان خاص و خالص شیعوں کے جن کا کردار ان کی گفتار کے مطابق ہے۔

16۔امام حسینؑ کے زندہ ہونے کا عقیدہ کفر و گمراہی ہے:

قالَ علیه السلام : وَأمّا قَوْلُ مَنْ قالَ: إنَّ الْحُسَیْنَ لَمْ یَمُتْ فَکُفْرٌ وَتَکْذیبٌ وَ ضَلالٌ.(16)

فرمایا: اور امام حسین علیہ السلام کو موت نہ آنے اور آپؑ کے زندہ ہونے کے قائل ہیں ان کا یہ عقیدہ کفر، تکذیب اور گمراہی ہے۔

17۔ تربت سیدالشہداء کی تسبیح کی فضیلت:

قالَ علیه السلام : مِنْ فَضْلِهِ، أنَّ الرَّجُلَ یَنْسَی التَّسْبیحَ وَ یُدیرُا السَّبْحَةَ، فَیُکْتَبُ لَهُ التَّسْبیحُ۔ (17)

فرمایا: حضرت سیدالشہداء علیہ السلام کی تربت کی تسبیح کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اگر کسی کے ہاتھ میں ہو اور وہ ذکر و تسبیح بھول جائے اور تسبیح پھیراتا رہےتو اس کے لئے ذکر و تسبیح لکھی جاتی ہے۔

18۔ فعل حرام اور طعام حرام کے ساتھ روزہ توڑنے کا کفارہ:

قالَ علیه السلام : فیمَنْ أفْطَرَ یَوْما مِنْ شَهْرِ رَمَضان مُتَعَمِّدا بِجِماعٍ مُحَرَّمٍ اَوْ طَعامٍ مُحَرَّمٍ عَلَیْهِ: إنَّ عَلَیْهِ ثَلاثُ کَفّاراتٍ۔(18)

فرمایا: جو شخص ماہ رمضان کا روزہ قصدا و ارادتاً حرام مجامعت کے ذریعے توڑ دے یا حرام کھانا کھا کر توڑ دے،اس پر تینوں کفارے واجب ہیں. (یعنی یہ کہ روزے کی قضاء رکھنی پڑے گی اور مزید یہ کہ 60 روزے رکھنے پڑیں گے،ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا پڑے گا اور ایک غلام بھی آزاد کرنا پڑے گا۔)

19۔ عطسہ کی برکت

قالَ علیه السلام : ألا أبَشِّرُكَ فِی الْعِطاسِ قُلْتُ: بَلی، فَقالَ: هُوَ أمانٌ مِنَ الْمَوْتِ ثَلاثَةَ أیّام۔(19)

نسیم خادم کہتے ہیں: میں امام مہدی علیہ السلام کے حضور چھینکا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں چھینک کے بارے میں بشارت نہ دوں؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں مولائے من.

فرمایا: چھینک آنے سے موت تین روز تک ٹل جاتی ہے.

20۔ امام زمان (عج) کا نام لینے سے پرہیز کی ضرورت:

قالَ علیه السلام : مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ سَمّانی فی مَحْفِلٍ مِنَ النّاسِ۔

(وَ قالَ علیه السلام : مَنْ سَمّانی فی مَجْمَعٍ مِنَ النّاسِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُاللّٰهِ۔(20)

فرمایا: ملعون ہے اور خدا کی رحمتوں سے دور ہے وہ جو لوگوں کی کسی محفل میں میرا نام [جو رسول اللہؐ کا نام بھی ہے] زبان پر لائے.

نیز آپؑ نے فرمایا: جو شخص کسی مجمع میں میرا [اصلی] نام زبان پر جاری کرے اس پر خدا کی لعنت ہے۔

ماخذ:

1۔تفسیر عیّاشی : ج 1، ص 16، بحارالا نوار: ج 89، ص 96، ح 58.

2۔دعوات راوندی: ص 207، ح 563.

3۔ بحارالا نوار: ح 2، ص 90، ح 13، و53، ص 181، س 3، وج 75، ص 380، ح 1.

4۔ بحارالا نوار: ج 53، ص 178، ضمن ح 9.

5۔بحارالا نوار: ج 53، ص 163، س 16، ضمن ح 4.

6۔بحارالا نوار: ج 53، ص 179، ضمن ح 9.

7۔بحارالا نوار: ج 53، ص 191، ضمن ح 19.

8۔بحارالا نوار: ج 53، ص 193، ضمن ح 21.

9۔ الدّرّة الباهرة: ص 47، س 17، بحارالا نوار: ج 56، ص 181، س 18.

10۔ بحارالانوار: ج 53، ص 179، س 14، و ج 55، ص 41.

11۔ إكمال الدّین: ج 2، ص 510، بحارالا نوار: ج 53، ص 191.

12۔ إكمال الدّین: ج 2، ص 484، بحارالا نوار: ج 53، ص 180.

13۔ احتجاج: ج 2، ص 497، بحارالا نوار: ج 53، ص 175.

14۔ مستدرك الوسائل: ج 2، ص 517، ح 2606.

15۔ مستدرك ج 5، ص 247، ح 5795.

16۔ غیبة طوسی: ص 177، وسائل الشّیعة: ج 28، ص 351، ح 39.

17۔ بحارالا نوار: ج 53، ص 165، س 8، ضمن ح 4.

18۔ من لایحضره الفقیه: ج 2، ص 74، ح 317، وسائل الشّیعة: ج 10، ص 55، ح 12816.

19۔إكمال الدّین: ص 430، ح 5، وسائل الشّیعة: ج 12، ص 89، ح 15717.

20۔وسائل الشّیعة: ج 16، ص 242، ح 12، بحارالا نوار: ج 53، ص 184، ح 13 و 14.